فتویٰ نمبر:	53276	سائل:	رحمت جان گلگت	مجیب:	لطف اللہ
مفتی:	آفتاب احمد	مفتی:	سعید احمد حسن	تاریخ:	28-12-2014
کتاب:	طلاق	باب:			خلع

فیصلہ نہ ماننے والے فریق کی بیوی پر تین طلاقیں

سوال۔بیوی کے والدین عورت کی طرف سے خلع حاصل کرنے عدالت گئے، عدالت میں کچھ پیشیاں بھی ہوئیں تو پھر علماء کرام نے شوہر اور بیوی کے والد، چچا اور شوہر سے کلی اختیار فیصلے کا لیا کہ جو فیصلہ ہوگا اس کو ماننے کی صورت میں فریقین کی بیویوں کو مغلظہ طلاق۔علماء نے چار لاکھ بیس ہزار روپے بطور خلع مقرر کرنے کے بعد مہر منہا کرکے تین لاکھ پچاس ہزار وپے ایک مہینے کے اندر شوہر کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔فیصلہ شوہر کو دکھانے سے قبل شوہر سے تین طلاقیں ڈالوادیں۔پھر فیصلے کی کاپی شوہر کو دے کر کہا کہ اگر ایک مہینے کے اندر ان لوگوں نے آپ کی رقم بطور خلع ادا نہیں کی اور فیصلے کو نہیں مانا تو آپ سے آپ کی بیوی مطلقہ نہیں ہوگی۔علماء نے فیصلے میں بیوی کے فریق کو روپے ادا کرنے کا پابند کر کے لکھا ہے کہ چار لاکھ بیس ہزار روپے بطور خلع کے ہیں، جس سے پچھتر ہزار روپے مہر منہا کرنے کے بعد تین لاکھ پینتیس ہزار روپے ایک مہینہ بعد تک فریق دوم فریق اول کو ادا کرنے کا پابند ہوگا اور فریق اول کو جہیز کے سامان کی واپسی کا پابند کیا ہے۔شوہر اس فیصلے کو تسلیم کر رہا ہے مگر فریق مخالف نے نہ ہی فیصلے کو مانا نہ ہی رقم ادا کی ،تو فریقین کی بیویوں پر طلاق کا کیا حکم ہے؟ شوہر خلع کی اس رقم کا حقدار ہوگا یا نہیں؟۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر علماء نے شوہر سے تین طلاقیں منجز دلوائی ہوں تو اب یہ طلاقیں واقع ہو گئیں اور عورت شوہر پر شرعاً مغلظہ ہو گئی، چاہے فریق ثانی فیصلہ مانے یا نہ مانے۔شوہر طے کی گئی رقم کا حقدار ہے، البتہ اگر برا سلوک شوہر کی طرف سے تھا تو شوہر صرف دیے ہوئے مہر کی بقدر لے اس سے زیادہ لینا اس کے لئے جائز نہیں۔

رہا یہ کہ فیصلہ نہ ماننے کی صورت میں فریقین کی بیویوں کو مغلظہ طلاق ہوگی، اگر واقعی فریقین اس پر راضی تھے اور علماء کو یہ اختیار دیا تھا اور علماء نے مقررہ رقم کے بدلے ہی شوہر سے طلاقیں دلوائی ہیں تو فیصلہ نہ ماننے کی صورت میں فریق ثانی والوں پر مغلظہ طلاقیں واقع ہوں گی، تاہم علماء کو اس طرح کا ناروا فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے تھا جس میں خواہ مخواہ کسی کی بیوی پر طلاقیں پڑیں اور نکاح کا مقدس رشتہ جھگڑے نمٹانے میں ایک کھیل بن جائے۔

فی الفتاوی الهندية (ج 14 / ص 144):

"ولو قال : إن دخلت الدار فامرأته طالق وعبده حر ثم حلف أن لا يطلق أو لا يعتق ثم دخل الدار لا يحنث في اليمين الثانية وطلقت وعتق ."

وفی الفتاوی الهندية(ج 8 / ص 50):

"(وأما حكمه) فوقوع الفرقة بانقضاء العدة في الرجعي وبدونه في البائن كذا في فتح القدير وزوال حل المناكحة متى تم ثلاثا كذا في محيط السرخسي ."

وفی الفتاوی الهندية(ج 8 / ص 479):

"رجل قال لآخر أمر امرأتي بيدك إلى سنة صار الأمر بيده إلى سنة حتى لو أراد أن يرجع لا يملك وإذا تمت خرج الأمر من يده كذا في التجنيس والمزيد-"

وفی الفتاوی الهندية(ج 8 / ص 90):

"وطلاق اللاعب والهازل به واقع وكذلك لو أراد أن يتكلم بكلام فسبق لسانه بالطلاق فالطلاق واقع كذا في المحيط -"

وفی الفتاوی الهندية(ج 10 / ص 305):

"الخلع إزالة ملك النكاح ببدل بلفظ الخلع كذا في فتح القدير -----(وحكمه) وقوع الطلاق البائن كذا في التبيين . وتصح نية الثلاث فيه ."

وفی الفتاوی الهندية(ج 10 / ص 311):

"وإن كان النشوز من قبلها كرهنا له أن يأخذ أكثر مما أعطاها من المهر ولكن مع هذا يجوز أخذ الزيادة في القضاء كذا في غاية البيان ."

وفی مجلة الأحكام العدلية (ج 1 / ص 376):

"المادة (1848) كما أن حكم القضاة لازم الإجراء في حق جميع الأهالي الذين في داخل قضائهم كذلك حكم المحكمين لازم الإجراء على الوجه المذكور في حق من حكمهم وفي الخصوص الذي حكموا به . فلذلك ليس لأي واحد من الطرفين الامتناع عن قبول حكم المحكمين بعد حكم المحكمين حكما موافقا لأصوله المشروعة."

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم